

خدا انظر کیوں نہیں آتا



میر فتح علی شاہ

خدا نظر کیوں نہیں آتا؟

خدا کی تلاش ----

انسان محض پروگرامنگ کے تحت ہی کام کرتا ہے، اُس کا ایک خدا میں ماننا، تین خداؤں میں ماننا، یا خدا کا انکار یہ تمام باتیں صرف اور صرف پروگرامنگ کا ہی نتیجہ ہیں، جس کی بنا پر وہ مختلف مشاہدات سے گزرتا ہے۔

مثلاً وہ لوگ جو تین خداؤں میں مانتے ہیں انہوں نے کبھی بھی تمام کائنات کا دورہ نہیں کیا کہ وہ کہہ سکتے کہ یہاں ہی ہم تھے تو ساری کائنات چھان ماری ہمیں تو بس یہ تین خدا ہی ملے، تاہی ان لوگوں نے پوری کائنات کا دورہ کیا جو یہ کہتے ہیں، کوئی خدا نہیں ہے۔ بس پھر وہ اپنی جیسی پروگرامنگ کرتے ہیں ویسے ہی مشاہدات حاصل ہوتے ہیں، جیسے ایک بندہ یقین کر لے کہ اسکو کیمنسٹر ہے اور وہ جلد مرنے والا ہے تو آپ اسے دن بدن کمزور ہوتا ہوا پائیں گے یہ اسکا یقین اور مشاہدہ ہوا، اسکے برعکس اگر ایک بندہ یہ یقین کر لے کہ وہ بہت بہادر ہے کسی سے نہیں ڈرتا بلکہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں، جیسا کہ عموماً کالج لائف میں بہت سے بچے ایسا رویہ اپنا لیتے ہیں، اور انکی کارکردگی میں بھی بدلاؤ آ جاتا ہے۔ یہ انکا یقین اور مشاہدہ ہوا۔

ایک اور فسوس کی بات یہ کہ انسان اپنی پروگرامنگ خود نہیں کرتا بلکہ اسکی پروگرامنگ دوسرے لوگ کرتے ہیں جیسے فطری طور پر

انسان اپنے والدین کی حرکتوں کو اپناتے ہیں۔ علم نفسیات کے ماہرین کا کہنا ہے کہ بچے اپنے والدین کی عملی زندگی سے بہت جلد متاثر ہوتے ہیں، جیسے اگر ایک مسلم عورت نماز ادا کر رہی ہوتی ہے تو اسکا بچا اسے دیکھ کر نماز ادا کرنا شروع کرے گا، حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ وہ جو کر رہا ہے وہ کیا ہے؟۔۔۔ ایک اور مثال حاضر خدمت ہے جیسے کہ ہم جانتے ہیں **دنیا میں ہزاروں زبانیں بولی جاتی ہیں اور بولنے والے بھی انسان ہی ہیں لیکن ہر انسان ہر زبان نہیں بول سکتا** اگر میں آپسے اس کی وجہ دریافت کروں تو آپ فوراً کہیں گے وہ سیکھے ہوئے نہیں ہیں۔ یعنی کہ انسان کوئی بھی زبان بغیر سیکھے نہیں بول سکتا جب تک پہلے سیکھ نہ لے ٹھیک اسی طرح سے آپ بغیر سیکھے ڈانس بھی نہیں کر سکتے، چائے بھی نہیں بنا سکتے، گاڑی بھی نہیں چلا سکتے وغیرہ وغیرہ۔

مطلب کہ کوئی بھی کام کرنے سے پہلے ہم اپنے ذہن کو سیکھنے کے مرحلے سے ضرور گزارتے ہیں، جیسے آپ کوئی زبان سیکھنے کے لئے کسی انسٹیٹیوٹ سے رجوع کرتے ہیں وہاں آپ کو مطلوبہ ماحول اور مکمل رہنمائی دی جاتی ہے اور نتیجتاً آپ مخصوص زبان سیکھنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، پھر آپ اس انسٹیٹیوٹ کو چھوڑ دیتے ہیں اس لئے کہ آپ کا ذہن مخصوص ماحول میں رہ کر ایک زبان سیکھ چکا ہے اب اسے انسٹیٹیوٹ کی مزید ضرورت نہیں رہی۔

یہ بات تو آج تقریباً ہر کوئی جانتا ہے کہ ذہن ماحول سے فوراً متاثر ہوتا ہے اگر آپ کسی بچے کو برے لڑکوں کے ماحول میں

دیکھیں تو آپکو بچے پر ماحول کا اثر نظر آئے گا مسلم بچے دعائیں مانگتے ہوئے نظر آئیں گے اور ہندو بچے پوجا کرتے ہوئے، مسلم بچوں کی نظر میں ہندو غلط اور ہندو بچوں کی نظر میں مسلم غلط۔ کتنی حیرت کی بات ہے ایک بچہ جو ٹھیک سے اپنے مذہب کو ہی نہیں جانتا وہ دوسرے مذہب کو غلط کہہ رہا ہے۔ اس لئے کہ ماحول سے یہ ہی سیکھا ہے۔

اور ہماری خود کی بھی حالت کچھ الگ نہیں سوچ کے معاملے میں ہم بچوں سے کچھ الگ نہیں ہیں ہم بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں مذہب غلط ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے جبکہ ہمیں خود بھی نہیں پتا ہوتا ہے کہ اگر ہم صحیح ہیں تو اسکی کیا وجہ ہے، اور ہمارا مذہب اگر باقی مذاہب کے مقابلے میں اچھا ہے تو کیسے؟ اس لئے کہ ہم یہی سیکھے ہیں۔ جیسے کہ میں ابتدا میں عرض کر چکا ہوں کہ ہمارا ذہن پروگرامنگ کے تحت ہی کام کرتا ہے مثلاً کچھ لوگ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں اور اچانک گولی کی آواز آئی وہ فوراً بھاگیں گے جان بچانے کے لئے یہ ان کی پروگرامنگ تھی کہ گولی کی آواز سنو تو بھاگو ورنہ مارے جاؤ گے ٹھیک اسکے برعکس اگر کچھ فوجی بیٹھے ہوں باڈر پر اور گولی کی آواز آئے تو وہ بھاگنے کی بجائے اپنے ہتھیار سنبھال لیں گے کیوں کہ یہ انکی پروگرامنگ کا نتیجہ ہے کہ ہوشیار ہو جاؤ خطرے کا مقابلہ کرنا ہے۔

یا آپنے یہ بھی دیکھا ہوگا کہ کچھ لوگ کام نہ ہونے پر مشعل ہو جاتے ہیں، غصہ ہو جاتے ہیں صورتحال کو مزید خراب بنا دیتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے بھی آپنے دیکھے ہونگے کہ صورتحال چاہے کتنی بھی بدتر ہو جائے بڑے پیار سے سنبھال لیتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ دونوں کی مختلف پروگرامنگ کا نتیجہ ہوتا ہے، آپ جیسا مانتے ہیں ویسا ہی پاتے ہیں۔۔

خدا نظر کیوں نہیں آتا؟؟؟

سمندر سے کچھ فاصلے پر ایک کنواں واقع تھا جس میں بہت عرصے سے ایک مینڈک رہتا تھا، کنواں اس مینڈک کی دنیا تھی، وہ بچپن سے لیکر اس میں رہتا تھا، ایک روز سمندر کی ایک پڑی لہر نے ایک اور مینڈک کو اس کنوے میں ڈال دیا، جوں ہی سمندر والا مینڈک کنویں میں گرا، تو کنویں کا مینڈک خوفزدہ ہو گیا، چھپ کر دیکھنے لگا۔۔۔ کیا چیز تھی جس نے اتنا پڑا دھماکا کیا۔۔۔۔۔ دیکھا تو حیران رہ گیا یہ تو اسکی اپنی برادری کا کوئی مینڈک تھا پھر اتنا پڑا کیسے، اور اس سے پہلے کہاں تھا جو آج نظر آیا۔ کنویں والے مینڈک نے گفتگو کا آغاز کیا۔۔۔

کنویں والا مینڈک: آپ کہاں سے آئے ہو؟

سمندر والا مینڈک: سمندر سے۔۔

کنویں والا مینڈک: اس سے پہلے کہاں رہتے تھے؟؟

سمندر والا مینڈک: سمندر میں۔

کنویں والا مینڈک: سمندر!!!! یہ کیا ہوتا ہے؟؟؟؟

امید ہے آپ جان گئے ہونگے کہ خدا حواسِ خمسہ سے باہر ہے، اس لئے ہم اسے محسوس نہیں کر پاتے ہیں، اگر ہم کچھ خاص آلات (ذرائع) سے خدا کو تلاش کرنے کی کوشش کریں تو اس کا حصول ممکن ہے۔۔۔۔۔ اسلام میں اسکے لئے صلوٰہ (نماز) قائم کی جاتی ہے، وہ بات الگ ہے کہ اگر ہم صلوٰہ کی ادائیگی ہی بہتر طریقہ سے نہ کریں۔۔۔۔۔

تجربہ کریں

رات کو سونے سے پہلے آرامدہ حالت میں بیٹھ کر پانچ منٹ کے لئے ہلکی آواز میں خدا کو اسکے نام سے پکاریں، جیسے آپ اپنے کسی عزیز کو آواز دیتے ہیں اسے متوجہ کرنے کے لئے (درحقیقت یہ خدا کو متوجہ کرنے کے لئے نہیں، بلکہ آپ کی توجہ خدا کی طرف مرکوز کرنے کے لئے ہے)

اسکے بعد پورا دھیان خدا کی طرف کر دیں۔ اسی حالت میں آدھ گھنٹہ بیٹھیں پھر سو جائیں۔
یہ طریقہ خدا کا عرفان حاصل کرنے کے لئے ہے، آپ بھی تجربہ کریں فائدہ اٹھائیں اور اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں۔

نوٹ:

۱۔ مشق کے دوران خیالات آتے رہیں گے انکی پرواہ نہ کریں، نا ہی ان پر توجہ کریں، بس تصور کرنے کے بعد خاموش بیٹھے رہیں

۲۔ ہر انسان کی صلاحیت دوسروں سے مختلف ہوتی ہے، اس لئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، بعض اوقات ہفتہ دو بھی لگ جاتے ہیں، اسکے بعد مشق کام کرنا شروع کرتی ہے، آپ کوشش جاری رکھیں اور نادمہ ہونے دیں۔

۳۔ اس ضمن میں بہترین مشق تو صلوٰہ ہی ہے، اگر کوئی صلوٰہ (نماز) کو خشوع و خضوع سے ادا کرنا جانتا ہے تو اسکو صلوٰہ کی پابندی کرنی چاہیے۔